ترتیب ادارہ الحق

برصغیر کے مسلمانوں کی

قادیانیوں
کو
غیر مسلم اقلیت قرار دینے
کی
متفقہ آواز

- پاکستان کے ہر مکتب فکر کے علماء کی سفارشات
- مرزا ظفر علی، ہائیکورٹ جج
- شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی
- علامہ اقبالؒ

دستور ساز اداروں کا اسلامی فرض

قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے علماء کی متفقہ تجویز

جنوری ۱۹۵۳ء میں پاکستان کے ہر مکتب فکر کے ۳۳ سربرآوردہ علماء نے دستوری سفارشات میں جو ترمیمات پیش کیں۔ ان میں سے ایک ترمیم یہ بھی تھی، کہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دیکر پنجاب اسمبلی میں ان کے لئے ایک نشست مخصوص کر دی جائے۔ اور دوسرے علاقوں کے قادیانیوں کو بھی اس نشست کے لئے کھڑے ہونے اور ووٹ دینے کا حق دیدیا جائے۔ اس ترمیم کو علماء نے ان الفاظ کے ساتھ پیش کیا ہے۔

ترمیم | یہ ایک نہایت ضروری ترمیم ہے۔ جسے ہم پورے اصرار کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ ملک کے دستور سازوں کے لئے یہ بات کسی طرح موزوں نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے ملک کے حالات اور مخصوص اجتماعی مسائل سے بے پرواہ ہو کر محض اپنے ذاتی نظریات کی بنا پر دستور بنانے لگیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ملک کے جن علاقوں میں قادیانیوں کی بڑی تعداد مسلمانوں کے ساتھ ملی جلی ہے۔ وہاں اس قادیانی مسئلے نے کس قدر نازک صورت حال پیدا کر دی ہے۔ ان کو پچھلے دور کے بیرونی حکمرانوں کی طرح نہ ہونا چاہیئے۔ جنہوں نے ہندو مسلم مسئلہ کی نزاکت کو اس وقت تک

محسوس کرنے ہی نہ دیا۔ جب تک متحدہ ہندوستان کا گوشہ گوشہ دونوں قوموں کے فسادات سے خون آلودہ نہ ہو گیا۔

جو دستور ساز حضرات خود اس ملک کے رہنے والے ہیں۔ ان کی یہ غلطی بڑی افسوسناک ہوگی کہ وہ جب تک پاکستان میں قادیانی مسلم تصادم کو آگ کی طرح بھڑکتے ہوئے نہ دیکھ لیں۔ اس وقت تک انہیں اس بات کا یقین نہ آئے کہ یہاں ایک قادیانی مسلم مسئلہ موجود ہے۔ جسے حل کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ اس مسئلہ کو جس چیز نے نزاکت کی آخری حد تک پہنچا دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ قادیانی ایک طرف مسلمان بن کر مسلمانوں میں گھستے بھی ہیں اور دوسری طرف عقائد عبادات اور اجتماعی شیرازہ بندی میں مسلمانوں سے نہ صرف الگ بلکہ ان کے خلاف صف آرا بھی ہیں۔ اور مذہبی طور پر تمام مسلمانوں کو علانیہ کافر قرار دیتے ہیں۔ اس خرابی کا علاج آج بھی یہی ہے۔ اور پہلے بھی یہی تھا۔ (جیسا کہ علامہ اقبال مرحوم نے اب سے بیس برس پہلے فرمایا تھا۔) کہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دے دیا جائے۔

اختلاف عقائد — مرزائی ایک جداگانہ جماعت

مرزا سر ظفر علی صاحب جج ہائیکورٹ کا مطالبہ

دو باتیں صاف ہیں۔ اوّل یہ کہ عقائد کے اصولی اختلافات کی بنا پر مرزائی مسلمانوں کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ مسلمانوں کے تمام دیگر فرقے متحد ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک ہی پیغمبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ مرزائیوں کا اپنا پیغمبر ہے۔ اور نبوت کی یہی وہ حد فاصل ہے۔ جو بنی نوع انسان کی تاریخ میں چلی آئی ہے۔ ایک نئے پیغمبر کی متبعین کو بسا اوقات ان اشخاص کی مخالفت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ جو قدیم ادیان کے پابند ہوں۔ اس لئے یہ خیال کرنا ایک بڑی غلطی ہے۔ کہ مرزائی مسلمانوں کا ایک ہی فرقہ ہیں۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کی وہ زور سے تردید کرتے ہیں۔ اور سب جانتے ہیں۔ کہ مرزائی عام مسلمانوں سے علیحدگی کی

جنگ کا وعظ کرتے ہیں۔ مرزائی مسلمانوں سے شادی بیاہ کا کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ نہ وہ ان کیساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں۔ نہ کسی مسلمان کے جنازہ پر دعا مانگتے ہیں۔ مسلمان بھی انہیں کافر خیال کرتے ہیں۔

حکومت اور مرزائی | دوم اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا کہ مسلمانوں میں یہ عام خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ چونکہ مرزائی حکومت سے اپنی وفاداری کا اقرار کرتے ہیں اس لئے حکومت ان سے اس وفاداری کے صلہ میں ترجیحی برتاؤ کرتی ہے جس سے مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہنچتا ہے۔ مجھے اس معاملہ کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ اس لئے کہ جن واقعات سے مذکورہ بالا خیال پیدا ہو چکا ہے۔

وہ عالم آشکارا ہو چکے ہیں | مرزائیوں کو جداگانہ جماعت قرار دیا جائے مذکورہ بالا واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت کو اپنی حکمت عملی بدل دینی چاہئے، بشرطیکہ وہ مسلمانوں کے زائل شدہ اعتماد کو دوبارہ حاصل کرنا چاہتی۔ مرزائیوں کو ایک جداگانہ جماعت قرار دینا چاہئے۔ ان کی خلاف قانون سرگرمیوں کو اسی طرح دبانا چاہئے جس طرح مسلمانوں کی کسی جماعت یا فرد کے معاملے میں کیا جاتا ہے۔ مرزائیوں سے امتیازی سلوک کا نتیجہ لازمی طور پر بے چینی اور ناراضگی کی صورت میں ظہور پذیر ہوگا۔

جو زہر دودھ میں مخلوط ہو گیا ہے وہ نہایت خطرناک ہے

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی نور اللہ مرقدہٗ

مرزا غلام احمد قادیانی ایسی نبوت کے مدعی ہوئے، جس پر نہ صرف قادیان کو نہ صرف پنجاب کو، نہ صرف انڈیا کو بلکہ تمام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی طرح تمام عالم کو ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے۔ پھر جو کوئی اس دعوت کے پہنچنے پر بھی ایمان نہ لائے، وہ دائرہ ایمان و اسلام سے خارج اور جہنمی ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر ایمان نہ لانے والا بے ایمان اور جہنمی ہوتا ہے۔ بلکہ ان کا نہ ماننے والا بعینہٖ خدا و رسول کو بھی نہ ماننے والا ہے اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی اسلام کے ایک قطعی عقیدہ کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے مرتد اور زندیق ہے۔ اور جو جماعت ان تصریحات پر مطلع ہو کر ان کو صادق سمجھتی رہے۔ اور اس کی حمایت میں لڑتی رہے۔ وہ بھی یقیناً مرتد اور زندیق ہے۔ خواہ وہ قادیان میں سکونت رکھتی ہو یا لاہور میں جب تک وہ ان تصریحات کے غلط اور باطل ہونے کا

اعلان نہ کرے گی خدا کے عذاب سے خلاصی پانے کی اس کے لئے کوئی سبیل نہیں۔
آپ یقین کیجئے۔ کہ ہم کو مرزا صاحب یا کسی ایک کلمہ گو کے کافر اور مرتد ثابت کرنے میں کوئی خوشی نہیں ہے۔ ہماری حالت تو یہ ہے۔ کہ نہ ہم غیر مقلدین کو کافر کہتے ہیں۔ نہ تمام شیعوں کو نہ ہمارے نیچریوں کو حتیٰ کہ ان بریلیوں کو بھی کافر نہیں کہتے۔ جو ہم کو کافر بتلاتے ہیں۔ اور ہماری تمنا تھی کہ کوئی صورت ایسی نکل آتی کہ مرزائیوں کی تکفیر سے بھی ہم کو زبان آلودہ نہ کرنی پڑتی۔ لیکن ان کے ملحدانہ دعاوی نے جن سے بارگاہ رسالت میں سخت گستاخی ہوتی ہے۔ اور کسی طرح ختم نبوت کا ستون کھڑا نہیں رہ سکتا۔ ہم کو مضطرب کر دیا ہے۔ کہ بادل ناخواستہ ان کی گمراہی سے لوگوں کو بچائیں کہ جو زہر دودھ یا مٹھائی میں مخلوط ہو گیا ہو۔ وہ سخت خطرناک ہے۔

قادیانیت اسلامی وحدت پر ضرب کاری

ترجمان حقیقت علامہ محمد اقبال مرحوم کا فیصلہ

علامہ محمد اقبال مرحوم کے متعلق صرف اتنا ہی کہہ دینا سب سے بڑی شہادت ہے۔ کہ قائداعظم نے ان کے حق میں فرمایا تھا کہ " وہ میرے لئے ہادی تھے " (ڈان اقبال نمبر)

۱۔ اسلام کی وحدت کے لئے خطرہ | ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو۔ لیکن اپنی بنیاد نئی نبوت پر رکھے۔ اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے خطرہ تصور کرے گا۔ اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت ہی سے استوار ہوتی ہے۔

۲۔ یہودیت کا عنصر | قادیانیت باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔ اس کا خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لئے لاتعداد زلزلے اور بیماریاں ہوں۔ اس کا نبی کے متعلق نجومی کا تخیل اور اس کا روح مسیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں۔ گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔

نوٹ : مرزا غلام احمد قادیانی نے اقرار کیا ہے۔ کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے۔ (تذکرہ ۴۰۹)

۳۔ حکومت کی وفادار | ہندوستان میں کوئی مذہبی سٹے باز اپنے اغراض کی خاطر ایک نئی جماعت کھڑی کر سکتا ہے۔ اور یہ لبرل حکومت اصل جماعت کی وحدت کا ذرہ بھر بھی پروا نہیں

کوئی بشر بلکہ یہ مدعی اسے اپنی اطاعت اور وفاداری کا یقین دلائے۔ اور اس کے پیرو حکومت کا شکریہ ادا کرتے رہیں۔

نوٹ: مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ کہ انگریزی حکومت تمہارے لئے ایک رحمت ہے تمہارے لئے ایک برکت ہے۔ تبلیغ رسالت صفحہ ۱۴۲ ج ۱

۴۔ اقبال کی مرزائیوں سے بیزاری | ذاتی طور پر اس تحریک سے میں اس وقت بیزار ہوا تھا جب ایک نئی نبوت بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا گیا۔ اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی۔ جب میں نے تحریک کے کارکنوں کو اپنے کانوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے

۵۔ مسلمانوں کے متعلق مرزائیوں کا عقیدہ | ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ بانی تحریک نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی ہے۔ اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کے بنیادی اصولوں سے انکار اپنی جماعت کا نیا نام مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ تمام دنیائے اسلام کافر ہے۔ یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں۔ بلکہ واقع یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں زیادہ دور ہیں۔ جتنے سکھ ہندوؤں سے۔

مرزائیوں کی ہندو سے سازباز | اور یہ بات بھی بدیہی ہے، کہ قادیانی بھی مسلمانان ہند کی سیاسی بیداری سے گھبرائے ہوئے ہیں، کیونکہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ مسلمانان ہند کی سیاسی نفوذ کی ترقی سے ان کا یہ مقصد یقیناً فوت ہو جائے گا۔ کہ پیغمبر عرب کی امت سے ہندوستانی پیغمبر کی ایک نئی امت تیار کریں۔ میں نے قادیانیت کے متعلق جو بیان دیا تھا۔ اس سے پنڈت جی اور قادیانی دونوں پریشان ہیں۔ غالباً اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ مختلف وجوہ کی بناء پر دونوں اپنے دل میں مسلمانان ہند کے مذہبی اور سیاسی استحکام کو پسند نہیں کرتے۔

۶۔ قادیانی سیاست میں مسلمانوں کیساتھ کیوں ہیں؟ | قادیانیوں نے اپنی جداگانہ سیاسی حیثیت کا مطالبہ نہیں کیا۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مجالس قانون ساز میں ان کی نمائندگی نہیں ہو سکتی۔ نئے دستور میں اقلیتوں کے تحفظ کا علیحدہ لحاظ رکھا گیا ہے۔ لیکن میرے خیال میں قادیانی حکومت سے علیحدگی کا مطالبہ کرنے میں پہل نہ کریں گے۔

۸۔ ملت اسلامیہ اور حکومت کو خطاب ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے۔ حکومت نے سنہ ۱۹۱۹ء میں سکھوں کی طرف سے علیحدگی کا انتظار نہ کیا۔ اب وہ قادیانیوں سے ایسے مطالبہ کے لئے کیوں انتظار کر رہی ہے۔ (حرف اقبال از صفحہ ۱۲۳ تا ۱۴۰)

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گر اقوام ہے وہ صورت چنگیز

Adarts H/CAR/